رسائل و مسائل

اضافی کام کے بدلے ٹی اے ڈی اے وصول کرنا

سوال: الحمدللہ صوبہ سرحد میں متحدہ مجلس عمل کی حکومت قائم ہے۔ اکثر وزرا معیّن سرکاری اوقات سے زیادہ وقت سرکاری اور عوامی امور کی انجام دہی میں گزارتے ہیں، یعنی سرکاری اوقاتِ کار تو صبح ۸ بجے سے ۲:۳۰ بجے دوپہر تک ہیں لیکن وزرا اور ان کا ماتحت عملہ بالعموم مغرب اور رات گئے تک دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہتا ہے۔ وزرا کے ساتھ کام کرنے والے ماتحت عملے کو سرکاری اوقات کے بعد اضافی اوقات میں کام کرنے کا کوئی اضافی معاوضہ یا مشاہرہ نہیں ملتا۔ وزرا کا ماتحت عملہ اس اضافی ڈیوٹی کے لیے عموماً وزرا کے دورہ جات کا ٹی اے ڈی اے وصول کرتا ہے، یعنی اگر کوئی وزیر پشاور سے باہر کے کسی شہر یا علاقے کا دورہ کرتا ہے تو اس دورے کا ٹی اے ڈی اے وزیر کے دفتر کا ماتحت تمام عملہ یہ ظاہر کر کے وصول کرتا ہے کہ متعلقہ اہل کار بھی اس دورے میں متعلقہ وزیر کے ہمراہ تھا، حالانکہ عملاً ایسا نہیں ہوتا۔ یہاں یہ بتانا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ماتحت عملہ اُس دورے کا ٹی اے ڈی اے بالعموم وصول کرتا ہے جو دورہ وزیر نے کیا ہوتا ہے، یعنی غیر حقیقی یا جھوٹے کلیم بالعموم نہیں کیے جاتے۔ راقم کو اس حوالے سے مکمل اطمینان نہیں ہے۔ ایک عملی دشواری یہ بھی ہے کہ اگر مذکورہ بالا ٹی اے ڈی اے اضافی اوقات میں کام کرنے والے کا نعم البدل نہیں ہوسکتا تو اس کی بندش سے عین ممکن ہے کہ اکثر ماتحت عملہ اضافی اوقات کے کام سے ہاتھ کھینچ لے جس

سے یقیناً ایک بڑی بدانتظامی پیدا ہو سکتی ہے۔

مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں آپ سے شریعت کی رو سے وضاحت مطلوب ہے کہ کیا ہم اس ٹی اے' ڈی اے کے حق دار ہیں یا نہیں ہیں؟

جواب: آپ نے جو صورت حال بیان کی ہے اس کے مطابق وزرا کا ماتحت عملہ جو اُن کے ساتھ اضافی وقت دیتا ہے' سرکاری اوقات کے بعد اضافی اوقات میں بلامعاوضہ کام کرتا ہے' وہ اس کی تلافی اس شکل میں کرتا ہے کہ متعلقہ وزیر کے ساتھ دورے پر نہ ہونے کے باوجود' ظاہر کرتا ہے کہ وہ وزیر کے ساتھ دورے پر تھا اور دورے پر اپنے آپ کو ظاہر کر کے ٹی اے' ڈی اے حاصل کرتا ہے۔ زائد وقت کا بدل مذکورہ صورت میں حاصل کرتا ہے مگر عملاً صورت حال اس کے برعکس ہوتی ہے۔ اس طرح جھوٹ بولنے اور جھوٹا بدل لینے کے گناہ کا ارتکاب کرتا ہے۔ شریعت میں جھوٹ کی اجازت نہیں ہے۔ دوسری طرف یہ پہلو بھی ہے کہ اپنا جائز حق وصول کرنے میں کمزوری کا مظاہرہ جُبن، یعنی بزدلی دکھانا ہے۔

آدمی اپنے حق پر قدرت پانے کے بعد اسے چھوڑ دے تو یہ کمال اخلاق کا ہے لیکن اگر آدمی اپنے حق کے حاصل کرنے پر قدرت ہی نہ حاصل کر سکے تو یہ ایک عیب ہے اور اس کی وجہ سے آدمی کی حیثیت میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ اس لیے وزرا کے ماتحت عملے کو چاہیے کہ زائد وقت کے معاوضے کا مطالبہ کرے اور جس قدر معاوضہ بنتا ہے حکومت کو چاہیے کہ وہ ان کو ادا کرے___ خصوصاً' جب کہ سرحد کی صوبائی حکومت اپنے صوبے کو ماڈل اسلامی صوبہ بنانے کی دعوے دار ہے۔ حکومت کے لیے بھی یہ نادر موقع ہے کہ اگر اس سلسلے میں قانون موجود ہے تو اس پر عمل درآمد کرے' اور اگر قانون موجود نہیں تو قانون سازی کرے تاکہ لوگوں کو ان کا قانونی حق حاصل کرنے میں سہولت ہو۔

ٹی اے' ڈی اے حاصل کرنے کی موجودہ شکل میں تو جھوٹ بولنا پڑتا ہے اور اصل حقیقت کو چھپایا جاتا ہے۔ گناہ اسی کو کہا جاتا ہے کہ آدمی اسے چھپا کر کرے یعنی لوگوں کے سامنے اس کو علانیہ طور پر نہ کر سکے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کی نشانی پوچھی گئی تو آپؐ نے فرمایا: ''نیکی حسنِ اخلاق